احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

ہفتہ 10- جولائی 1999ء - 25 ربیع الاول 1420 ہجری - 10- وفا 1378ہش جلد 49-84 نمبر154

خوف خدا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کا اس قدر خوف رکھتے تھے کہ جن مقامات پر خدا کا غضب نازل ہو چکا ہو وہاں ٹھہرنا بھی پسند نہ کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جب حضورؐ غزوہ تبوک کے موقع پر مقام حجر پر اترے تو آپ نے صحابہ کو حکم دیا کہ اس کنوئیں سے نہ پانی پئیں اور نہ بھریں۔ بعض صحابہ نے کہا کہ ہم نے اس پانی سے آٹا گوندھ لیا ہے۔ اور پانی بھر لیا ہے۔ فرمایا اس آٹے کو پھینک دو اور پانی گرا دو۔ یہ وہ جگہ تھی جہاں قوم ثمود تباہ ہوئی تھی۔

(صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب الی ثمود)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

دیکھو! یاد رکھنے کا مقام ہے کہ بیعت کے چند الفاظ جو زبان سے کہتے ہو کہ میں گناہ سے پرہیز کروں گا۔ یہی تمہارے لئے کافی نہیں ہیں اور نہ صرف ان کی تکرار سے خدا راضی ہوتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک تمہاری اس وقت قدر ہو گی جبکہ دلوں میں تبدیلی اور خدا تعالیٰ کا خوف ہو' ورنہ ادھر بیعت کی اور جب گھر میں گئے تو وہی برے خیالات اور حالات رہے تو اس سے کیا فائدہ؟ یقیناً مان لو کہ تمام گناہوں سے بچنے کے لئے بڑا ذریعہ خوفِ الٰہی ہے۔ اگر یہ نہیں ہے تو ہرگز ممکن نہیں کہ انسان ان سب گناہوں سے بچ سکے جو کہ اسے مصری پر چیونٹیوں کی طرح چمٹے ہوئے ہیں۔ مگر خوف ہی ایک ایسی شئے ہے کہ حیوانات کو بھی جب ہو تو وہ کسی کا نقصان نہیں کر سکتے۔ مثلاً بلّی جو کہ دودھ کی بڑی حریص ہے۔ جب اسے معلوم ہو کہ اس کے نزدیک جانے سے سزا ملتی ہے۔ پرندوں کو جب علم ہو کہ اگر یہ دانہ کھایا تو جال میں پھنسے اور موت آئی' تو وہ اس دودھ اور دانہ کے نزدیک نہیں پھٹکتے۔ اس کی وجہ صرف خوف ہے۔ پس جبکہ لایعقل حیوان بھی خوف کے ہوتے ہوئے پرہیز کرتے ہیں تو انسان جو عقلمند ہے' اسے کس قدر خوف اور پرہیز کرنا چاہئے۔ یہ امر بہت ہی بدیہی ہے کہ جس موقعہ پر انسان کو خوف پیدا ہوتا ہے اس موقعہ پر وہ جرم کی جرأت ہرگز نہیں کرتا۔ مثلاً طاعون زدہ گاؤں میں اگر کسی کو جانے کو کہا جاوے' تو کوئی بھی جرأت کر کے نہیں جاتا حتیٰ کہ اگر حکام بھی حکم دیویں تو بھی ترساں اور لرزاں جائے گا اور دل پر یہ ڈر غالب ہو گا کہ کہیں مجھ کو بھی طاعون نہ ہو جاوے اور وہ کوشش کرے گا کہ مفوضہ کام کو جلد پورا کر کے وہاں سے بھاگے۔ پس گناہ پر دلیری کی وجہ بھی خدا کے خوف کا دلوں میں موجود نہ ہونا ہے۔ لیکن یہ خوف کیونکر پیدا ہو۔ اس کے لئے معرفتِ الٰہی کی ضرورت ہے۔ جس قدر خدا تعالیٰ کی معرفت زیادہ ہو گی اسی قدر خوف زیادہ ہو گا۔

ہر کہ عارف تر است ترساں تر

اس امر میں اصل معرفت ہے اور اس کا نتیجہ خوف ہے۔ معرفت ایک ایسی شئے ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے انسان ادنیٰ ادنیٰ کیڑوں سے بھی ڈرتا ہے۔ جیسے پسّو اور مچھّر کی جب معرفت ہوتی ہے تو ہر ایک ان سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔ پس کیا وجہ ہے کہ خدا جو قادر مطلق اور علیم اور بصیر ہے اور زمینوں اور آسمانوں کا مالک ہے' اس کے احکام کے برخلاف کرنے میں یہ اس قدر جرأت کرتا ہے۔ اگر سوچ کر دیکھو گے تو معلوم ہو گا کہ معرفت نہیں۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 95)

ٹیچر ٹریننگ کلاس

○ یکم اگست بروز اتوار 1999ء سے بیس روزہ قرآنی ٹیچر ٹریننگ کلاس ربوہ میں نظارت اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ووقف عارضی کے زیر انتظام شروع ہو رہی ہے۔ اس کلاس میں ہر ضلع سے کم از کم ایسے دو نمائندے شامل ہونے ضروری ہیں جو قرآن کریم ناظرہ جانتے ہوں۔ اور استاد بن کر دوسروں کو قرآن کریم پڑھانے کا شوق اور صلاحیت رکھتے ہوں اس بیس روزہ کلاس میں قرآن کریم صحت تلفظ۔ لفظی ترجمہ اور آسان گرائمر کے ساتھ سکھایا جائے گا۔ امید ہے۔ امراء اضلاع اور صدر صاحبان اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کلاس سے استفادہ کے لئے اپنے ضلع سے مناسب افراد کا انتخاب کر کے بروقت مرکز میں بھجوا کر ممنون فرمائیں گے۔

(نظارت اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ووقف عارضی)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اسیران راہ مولا کیلئے خصوصی درخواست دعا

جملہ احباب جماعت سے گذارش ہے کہ جملہ اسیران راہ مولا کی مشکلات کے ازالہ اور ان کی جلد باعزت بریت کیلئے خصوصی دعا کریں نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ انہیں اور ان کے عزیز و اقارب کو بھی اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ آمین

لجنہ اماء اللہ مقامی ربوہ کی قابل قدر مساعی

○ اللہ تعالیٰ کے فضل سے لجنہ اماء اللہ مقامی کی صدر صاحبہ کی رپورٹ کے مطابق تحریک جدید کی مالی قربانیوں میں 52 حلقہ جات میں قابل قدر کام ہوا ہے۔

شامل ہونے والی بہنوں کی تعداد 10127۔ ناصرات کی تعداد 3544۔ بچگان کی تعداد 4893 اور مرحومین کی تعداد 2129 نفوس ہے۔

اللہ تعالیٰ سب کو حسنات دارین سے نوازے۔ دیگر لجنات سے بھی درخواست ہے کہ وہ تحریک جدید کے شعبہ کی طرف بھرپور توجہ مرکوز رکھیں۔ (وکالت مال اول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر- عبدالسمیع خان

پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد- مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر66

خلوت کی عبادت کا پر کیف اور دلربا نقشہ

حضرت مسیح موعود کی سیرت کا ایک خاص پہلو خلوت کی عبادت ہے جس کا پر کیف اور دلربا نقشہ آپ کے خادم خاص حضرت حافظ حامد علی صاحب نے درج ذیل الفاظ میں کھینچا ہے۔

"حضور نماز میں اھدنا الصراط المستقیم کا بہت تکرار کرتے۔ اور سجدہ میں یا حی یا قیوم کا بہت تکرار کرتے۔ بار بار یہی الفاظ بولتے۔ جیسے کوئی بڑے الحاح اور زاری سے کسی بڑے سے کوئی شئی مانگے اور بار بار روتے ہوئے اپنی چیز کو دوہرائے ایسا ہی حضرت صاحب کرتے عموماً پہلی رکعت میں آیت الکرسی پڑھا کرتے تھے اور سجدہ کو بہت لمبا کرتے ایسا معلوم ہوتا کہ

اس گریہ وزاری میں آپ پگھل کر بہہ جائیں گے"

(الحکم 21-28- اکتوبر 1939ء ص 5)

1900ء کا یادگار سال

حضرت مصلح موعود تحریر فرماتے ہیں۔

"1900ء میرے قلب کو (دینی) احکام کی طرف توجہ دلانے کا موجب ہوا۔ اس وقت میں گیارہ سال کا تھا۔ حضرت مسیح موعود کے لئے کوئی شخص چھینٹ کی قسم کے کپڑے کا ایک جبہ لایا تھا میں نے آپ سے وہ جبہ لے لیا تھا کسی اور خیال سے نہیں بلکہ اس لئے کہ اس کا رنگ اور اس کے نقش مجھے پسند تھے۔ میں اسے پہن نہیں سکتا تھا اس کے دامن میرے پاؤں سے نیچے لٹکتے رہتے تھے جب میں گیارہ سال کا ہوا اور 1900ء نے دنیا میں قدم رکھا تو میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ میں خدا تعالیٰ پر کیوں ایمان لاتا ہوں اس کے وجود کا کیا ثبوت ہے میں دیر تک رات کے وقت اس مسئلہ پر سوچتا رہا آخر دس گیارہ بجے میرے دل نے فیصلہ کیا کہ ہاں ایک خدا ہے وہ گھڑی میرے لئے کیسی خوشی کی گھڑی تھی۔ جس طرح ایک بچے کو اس کی ماں مل جائے تو اسے خوشی ہوتی ہے اسی طرح مجھے خوشی تھی کہ میرا پیدا کرنے والا مجھے مل گیا

سماعی ایمان علمی ایمان سے تبدیل ہو گیا۔

ایک دن ضحیٰ کے وقت یا اشراق کے وقت میں نے وضو کیا اور وہ جبہ اس وجہ سے نہیں کہ وہ خوبصورت ہے بلکہ اس وجہ سے کہ حضرت مسیح موعود کا ہے اور متبرک ہے یہ پہلا احساس میرے دل میں خدا تعالیٰ کے فرستادہ کے مقدس ہونے کا تھا پہن لیا۔ تب میں نے اس کوٹھڑی کا جس میں رہتا تھا دروازہ بند کر لیا اور ایک کپڑا بچھا کر نماز پڑھنی شروع کی اور میں اس میں خوب رویا خوب رویا اور اقرار کیا کہ اب میں

نماز نہیں چھوڑوں گا۔ اس گیارہ سال کی عمر میں مجھ میں کیسا عزم تھا۔ اس اقرار کے بعد میں نے کبھی نماز نہیں چھوڑی گو اس نماز کے بعد کئی سال بچپن کے زمانہ کے ابھی باقی تھے۔ میرا وہ عزم میرے آج کے ارادوں کو شرماتا ہے۔

مجھے نہیں معلوم میں کیوں رویا؟ وہ آنسو ہسٹیریا کے دورہ کا نتیجہ نہ تھے پھر کیا تھے میرا خیال ہے

وہ شمس روحانی کی گرم کر دینے والی کرنوں کا گرایا ہوا پسینہ تھے وہ مسیح موعود کے کسی فقرہ یا کسی نظر کا نتیجہ تھے۔"

(الحکم 28 دسمبر 1939ء ص 9)

بے حجاب دوستوں سے محبت اور دلداری کی ایک یادگار مثال

دنیائے احمدیت کے اولین صحافی حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی تحریر فرماتے ہیں:۔

"ایک مرتبہ (حضرت مسیح موعود) نے ڈاکٹر محمد اسماعیل خاں گوڑیانوی کو فرمایا:۔

"ڈاکٹر صاحب! ہمارے دو قسم کے دوست ہیں ایک وہ جن کے ساتھ ہم کو حجاب نہیں۔ اور دوسرے وہ جن کو ہم سے حجاب ہے۔ اس لئے ان کے دل کا اثر ہم پر بھی پڑتا ہے۔ اور ہم کو ان سے حجاب رہتا ہے۔ جن لوگوں سے ہم کو کوئی حجاب نہیں ہے ان میں سے ایک آپ بھی ہیں۔"

ایسے ہی دوستوں میں سے منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی حضرت منشی عبداللہ سنوری جیسے لوگ تھے۔ یہ تعداد محدود نہ تھی۔ بہت سے ایسے دوست تھے۔ یہ لوگ باوجود بے حجابی کے حضرت کے حضور نعوذ باللہ گستاخ نہ تھے۔ بلکہ نہایت مؤدب اور فدائی تھے۔ ان میں عاشقانہ رنگ تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی خادمانہ محبت میں ان کا مقام بہت بلند تھا۔ حضرت مسیح موعود بھی ان سے ایسی محبت کرتے تھے جیسے کسی بے تکلف دوست اور عزیز سے۔ ان کی زندگیوں میں بعض ایسے واقعات ملتے ہیں جو انسانی فطرت اور پاکیزہ فطرتی کے صحیح معیار کو لئے ہوئے ہیں۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحب روایت کرتے ہیں:۔

ایک مرتبہ میں اور منشی عبداللہ صاحب مرحوم سنوری قادیان میں حضرت کے حضور حاضر تھے۔ ایک روز حضور نے ایک تازہ الہام سنایا۔ اور وہ الہام تھوڑی دیر بعد پورا ہو گیا۔ ہم نے عرض کیا حضور! اس خوشی میں ہمیں کچھ کھلائیں! فرمایا بہت اچھا کیا کھاؤ گے؟ ہم نے عرض کی حضور گوشت کھائیں گے۔ فرمایا بہت اچھا۔ اور حضور نے گوشت پکنے کا انتظام کر دیا۔

(الحکم 14- مارچ 1934ء)

قندیلِ وفا

اس دن کی بات نرالی تھی
جب اشک سے رات نہا لی تھی

جو چاند سا چہرہ ڈوب گیا
وہ ذات نصیبوں والی تھی

پرخطر اندھیرے رستوں میں
قندیل وفا کی جلا لی تھی

جو ٹوٹ گئی وہ پھل والی
اک شجر کی تازہ ڈالی تھی

وہ آبِ رواں بھی کیا برسا
ہر کھیت میں یاں ہریالی تھی

جب گھر سے چلے تم ہاتھوں میں
ہر شخص کی آنکھ میں لالی تھی

اس آل میں جان سے جانے کی
وہ طرح بھی تم نے ڈالی تھی

ہر اہل وفا کو ماریں گے
اس دور کی ریت نرالی تھی

اللہ کے پیاروں کی قربت
اس چاند نے ڈوب کے پا لی تھی

ترے پیار کی خاطر پیارے نے
نئی دنیا ایک بسا لی تھی

سید محمود احمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میرا بہترین دوست' میرے دل کی ڈھارس' میرا غلام قادر

اللہ تعالیٰ نے اپنے گلشن کا سب سے خوبصورت پھول چن لیا

محترم صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب کی اہلیہ محترمہ کے تاثرات

مجھے اذن مرگ دے کر وہ افق پہ چاند ڈوبا
وہ مرا نصیب لے کر کوئی بجھ گیا ستارا

قادر کی جانی قربانی کے بعد جب کبھی یہ شعر سنتی ہوں مجھے اپنے حسب حال لگتا ہے۔ قادر' میرے گھر کی رونق' جو میرا نصیب لے کر تو بجھ گیا ہے لیکن اس کا اپنا نصیب آسمان احمدیت پر روشن ستارے کی طرح چمک اٹھا ہے۔ الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ نے اسے یہ سعادت بخشی۔

بچپن سے امی سے سنتے آئے تھے کہ بڑی پھوپھی جان (حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ) فرمایا کرتی تھیں کہ لڑکی کو چھوٹی عمر سے اپنے نیک نصیب کے لئے دعا مانگنی چاہئے اس لئے تم لوگ بھی اپنے لئے دعا مانگا کرو۔ میں نے اپنے نیک نصیب کے لئے دعا مانگنے کے ساتھ یہ دعا بھی شامل کی کہ یا اللہ میرے ہم عمروں میں جو تجھے سب سے پیارا ہو اس سے میرا نصیب باندھنا اور جب قادر کی جانی قربانی کے کچھ دیر بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے روتے ہوئے فون پر مجھے یہ فرمایا کہ "نچھو اللہ میاں نے اپنے گلشن کا سب سے خوبصورت پھول چن لیا ہے" تو چند دن بعد میری توجہ حضور کی اس بات کے ساتھ اپنی اس دعا کی طرف گئی اور میں نے سوچا کہ یہ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میری دعا کو قبول فرمالیا۔ محض اس کی عطا ہے ورنہ ہم کس قابل ہیں۔

سچا انسان

سادہ مزاج' بے تکلف' سادگی پسند' سچا اور کھرا انسان تھا۔ مجھے یاد ہے اس نے ایک دن بیٹھ کر مجھے سمجھایا تھا کہ اپنے گھر کو سادہ رکھنا مجھے زیادہ سجے سجائے گھر پسند نہیں ہیں۔ اس نے دنیا کی کوئی خواہشات نہیں پالی ہوئی تھیں۔ مجھے ایک دفعہ کہا کہ میری کوئی بڑی خواہش نہیں ہے لیکن میرا دل چاہتا ہے کہ اگر کبھی میری کوئی چھوٹی سی خواہش بھی ہو تو اللہ میاں میری وہ خواہش پوری کردے اور میں تیرہ سال سے گواہ ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس کی معمولی سے معمولی خواہش کو بھی پورا کیا۔ ہاں مگر مجھے اس کی طبیعت دیکھ کر یقین ہے کہ اس نے دنیا کے لئے تو نہیں مگر آخرت کے لئے ضرور ایک بڑی خواہش کی ہوگی اور وہ اپنی جانی قربانی کی خواہش ہوگی اور اس کو بھی اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے قبول فرمایا۔

جماعت کی محبت اور غیرت

حضرت اقدس مسیح موعود کی جماعت سے بہت محبت رکھتا تھا۔ اس نے ایک دو دفعہ اس قسم کا ذکر کیا جس سے میں نے اندازہ لگایا کہ اس نے انجنیئرنگ کی لائن چھوڑ کر Computers میں M.Sc. کرنے کا فیصلہ بھی اس لئے کیا تھا کہ جماعت کو آئندہ Computer Experts کی ضرورت ہوگی۔ جماعتی غیرت تھی اگر کبھی کسی نے معمولی سی بھی بات اعتراض کے رنگ میں جماعت پر کی تو فوراً غیرت میں آجاتا تھا اور بڑا Solid جواب دیتا تھا۔ جماعت کے پیسے کا ضیاع پسند نہیں کرتا تھا۔ بعض جگہوں پر جہاں اس کی ذاتی رائے میں پیسے کا ضیاع ہو رہا ہوتا تھا اسے سخت تکلیف پہنچتی تھی۔ صائب الرائے تھا۔ کسی قسم کا مشورہ مانگو تو ہر پہلو کو مد نظر رکھ کر مشورہ دیتا تھا۔ ایک وقت میں اسے احساس ہوا کہ واقف زندگی ہونے کی حیثیت سے اسے قرآن' حدیث اور عربی گرائمر کا خاص علم نہیں ہے تو اس نے درس قرآن کی کلاسز کہیں لگتی تھیں ان میں شمولیت اختیار کرلی اور ساتھ ہی حدیث اور عربی گرائمر کسی سے پڑھنی شروع کر دی لیکن مصروفیت کی بنا پر زیادہ عرصہ جاری نہ رکھ سکا۔ بعد میں پھر MTA پر حضور ایدہ اللہ کی ترجمۃ القرآن کلاس سے استفادہ کرتا رہا۔

بہادر انسان تھا۔ چند سال پہلے بھی اس نے بڑی جرأت کا مظاہرہ کیا۔ غیر از جماعت علماء کی کانفرنس کے موقع پر بہشتی مقبرہ میں ڈیوٹیاں لگیں۔ قادر وہاں نگران تھا۔ رات کے وقت چند غیر از جماعت اسلحہ بردار لڑکے بہشتی مقبرہ کی دیوار پھلانگ کر اندر آگئے تو یہ ان کے سامنے ڈٹ گیا اور انہیں واپس جانے پر مجبور کر دیا۔ شاید اس کی یہی ادا اللہ تعالیٰ کو بھا گئی کہ اس مرتبہ بھی اسی کو چنا۔

محنتی

بے حد محنتی تھا۔ امریکہ پڑھنے گیا تو کچھ قرضہ جماعت سے لیا اور باقی وہاں انتھک محنت کر کے اپنی فیسیں جمع کیں اور پونے تین سال میں اپنی پڑھائی مکمل کر کے حضور ایدہ اللہ کو اطلاع کر دی۔ جو کام اس کے سپرد کیا جاتا تھا اسے پورا کرنے کے لئے دن رات کا ہوش بھلا دیتا تھا جب تک اسے احسن طور پر پورا نہ کر لے۔ اس نے بہت سے کام کئے لیکن سب کے سب خاموشی کے ساتھ کبھی میں نے اسے کام کا شور مچاتے یا مصروفیت کا اظہار یا رونا روتے نہیں دیکھا۔ ہاں مگر اس کی مصروفیت کے نتائج اپنی بہترین صورت میں نکلتے ضرور دیکھے ہیں۔ اپنے ابا کی زمینیں سنبھالیں تو ان پر اس قدر محنت کی کہ چند ساون کے اندر ان کی شکل ہی بدل ڈالی جن دنوں مہتمم مقامی تھا۔ سیلاب آگیا تھا تو مجھے یاد ہے رات دو تین بجے گھر واپس آتا تھا جب تک سیلاب کا زور رہا۔

خدمت والدین

والدین اور بھائی بہنوں سے بہت محبت کرتا تھا۔ اپنے والدین کی بے حد خدمت کی۔ ان کے حقوق اپنی جگہ ادا کرتا رہا۔ میرے اور بچوں کے حقوق اپنی جگہ ادا کرتا رہا۔ ان دونوں کی ایک دوسرے کی وجہ سے کبھی حق تلفی نہیں کی۔ والدین کی ساری ذمہ داریاں ایسے اٹھائیں جس طرح والدین اپنے بچوں کی اٹھاتے ہیں۔ ان کے آرام کا خیال رکھتا تھا۔ پچھلی گرمیوں میں ایک دن بہت دیر سے دفتر سے آیا اور بتانے لگا کہ ابا کے گھر Inverter لگوا رہا تھا کیونکہ آجکل بجلی بہت بند ہو رہی ہے ان کو تکلیف ہوتی ہے۔ ہر روز دن میں دو تین چکر ضرور ان کے گھر ان سے ملنے کے لئے لگاتا تھا وہ ربوہ سے باہر ہوتے تو ہر رات کو دیکھنے جاتا کہ چوکیدار آگیا ہے کہ نہیں۔ انہوں نے بھی اس سے بہت پیار کیا۔ ماموں (قادر کے ابا) کی کوئی چیز جو انہوں نے ابھی استعمال بھی نہیں کی ہوتی تھی اگر قادر کو پسند آ جاتی تو اسی وقت ان کی کوشش ہوتی تھی کہ اسے دے دیں۔ اس کی غیر موجودگی میں جب میرے سے اس کے متعلق پوچھتے تھے تو قادر کہنے کے بجائے شہزادہ کہتے تھے ممانی (قادر کی امی) کو بھی ہمیشہ اس کی صحت کی فکر رہتی تھی۔ تقریباً ہر روز ہی اسے صحت بنانے والی چیزیں کھلاتی تھیں۔ خوش نصیب تھا وہ جو زندگی میں بھی اپنے باپ کی نظر میں شہزادہ تھا اور موت بھی جسے شہزادے جیسی نصیب ہوئی اور بڑے نصیبوں والا تھا وہ کہ اپنی ماں کی جزاکم اللہ قادر کی دعا لے کر رخصت ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس کے والدین اور بھائی بہنوں کو ہمیشہ اپنی حفاظت میں رکھے آمین۔

نرم دل

نرم دل کا تھا۔ کسی کی تکلیف پر فوراً آنکھوں میں آنسو آجاتے تھے۔ جب میرے بھائی (قمر سلیمان) کو گولی لگی ہے تو اس وقت ہم امریکہ میں تھے۔ ایک مہینے بعد واپس آئے۔ کچھ عرصہ بعد میری بھابھی اور بہن آپس میں بھائی کے گولی لگنے کا قصہ دہرا رہی تھیں۔ قادر ماتھے پر بازو رکھ کر لیٹا ہوا تھا۔ میری بہن کی نظر پڑی تو آنسوؤں کی لڑیاں اس کی آنکھوں کے کناروں سے بہہ رہی تھیں۔

مزاح

طبیعت میں مزاح بھی بہت تھا۔ بے ساختہ بات کرتا تھا۔ اس کے بعض لطیفے تو میں یاد کر کے شاید ساری عمر ہنستی رہوں۔ لطیفے کو Enjoy بھی بہت کرتا تھا۔ میں جب بھی کوئی اچھا لطیفہ اس کی غیر موجودگی میں سنتی تھی' میری پہلی کوشش ہوتی تھی کہ قادر آئے تو اس کو سناؤں کیونکہ اس قدر دلچسپ طریقہ پر ہنستا تھا کہ اس کی ہنسی پر ہی ہنسی آ جاتی تھی۔ اب بھی جب کوئی اچھا لطیفہ سنوں تو بڑا دل چاہتا ہے کہ کہیں سے قادر کو سنا کر اس کے قہقہے سنوں۔ دوسرے جب کوئی خاص بات ہوتی تھی تو اس کے چہرے پر ایک خاص مسکراہٹ آ جاتی تھی جس سے مجھے پتہ چل جاتا تھا کہ اب تھوڑی دیر میں یہ کوئی اہم بات بتائے گا۔ ایک دفعہ سحری کے وقت اس کے چہرے پر وہی خاص مسکراہٹ تھی' میں نے قادر سے کہا بتاؤ کیا اہم خواب دیکھی ہے رات کو۔ تو ہنس پڑا کہ تمہیں کس طرح پتہ چلا' میں نے کہا کیونکہ تم رات کو بالکل ٹھیک سوئے تھے اور اب سحری کے وقت وہی خاص مسکراہٹ تمہارے چہرے پر ہے ضرور کوئی خواب ہی دیکھی ہوگی۔ اور واقعی میرا قیاس درست نکلا کوئی خواب ہی دیکھی تھی جس پر مسکرا رہا تھا۔ بس ایک مذاق جو مجھے اس کا کبھی پسند نہیں آیا وہ یہ کہ کئی دفعہ سانس روک کر لیٹ جاتا تھا اور میرے شور مچانے پر کہ قادر ایسے مذاق نہ کیا کرو بے حد ہنستا تھا۔ وفات سے ایک ہفتہ پہلے بھی سانس روک کر لیٹ گیا۔ میری نظر نہیں پڑی' اچانک زور سے اس کی آواز آنے پر میں نے پوچھا کہ قادر کیا ہوا تھا تو ہنس کر کہنے لگا کہ میں نے سانس روکا ہوا تھا کہ تم سمجھو گی کہ مر گیا ہے تو دیکھوں کہ تمہاری کیا حالت ہوتی ہے۔ آج اگر وہ یہ حالت دیکھ لے جو اس کے جانے کے بعد میری ہے تو میرے ساتھ وہ بھی تڑپ کر رو دے۔

میرے شوق پورے کئے

شکار اور کھیل کا شوقین تھا اور Tough تھا ایبٹ آباد سکول میں Football Team کا Captain بھی رہا ایک دفعہ لاہور سے ایبٹ آباد تک کا سفر سائیکل پر کیا Hiking پر بھی دو تین دفعہ گیا۔ ہم ناران گئے تو وہاں سے جھیل سیف الملوک تک ہماری بیٹی سطوت کو جو دو سال کی تھی کندھے پر اٹھا کر پیدل گیا۔ میرے بھی اس قسم کے شوق پورے کئے۔ شادی کے بعد ہمارے پاس موٹر سائیکل تھی اور مجھے موٹر سائیکل سیکھنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا بہت شوق تھا۔ قادر نے مجھے موٹر سائیکل چلانی سکھائی اور جب میں پریکٹس کرتی تھی تو میرے پیچھے بیٹھ جاتا تھا۔ ہمیں اپنی بے انتہا مصروفیت کی وجہ سے گھر میں کم وقت دیتا تھا اس لئے زمینوں پر یا ربوہ سے باہر جہاں بھی ذاتی کام سے جاتا تھا جو اسے زمینوں کے سلسلہ میں اکثر جانا پڑتا تھا تو ہمیں بھی ساتھ لے جاتا تھا۔ چھٹی والے دن کبھی دریا پر اور کبھی ویسے ہی پھرنے نکل جاتے تھے۔ کبھی فیصل آباد اور کبھی سرگودھا کھانا کھلانے لے جاتا تھا۔ موٹروے کھلی تو کلر کہار لے گیا۔ ہم دونوں ہی سفر کے شوقین تھے اس لئے گرمیوں کی چھٹیوں میں سیروں کے علاوہ بھی ہم نے چھوٹے چھوٹے بہت سفر کئے اور یہی سفر اب یادگار بن گئے ہیں۔

نمایاں تبدیلی

تین چار مہینوں سے قادر کی طبیعت میں نمایاں تبدیلی تھی۔ بہت زیادہ نرم مزاج کا ہو گیا تھا۔ مجھے ہمیشہ اس سے گھر میں وقت نہ دینے پر اور اسی مصروفیت کی بنا پر گھر کے بعض کام Late کرنے پر شکوہ رہا مگر ان تین چار مہینوں میں اس نے یہ شکوہ بھی دور کر دیا۔ گھر میں بھی وقت دینے لگا تھا اور گھر کے جو کام رکے ہوئے تھے وہ بھی آخری دن ناشتے کی میز پر میں نے اسے یاد کروائے تو وہ تمام کام بھی وہ کروا چکا تھا۔ مجھے یاد ہے ہم پھولوں کی نمائش پر بیٹھے تھے۔ میں نے قادر سے کہا کہ تھوڑا سا وقت آرام کے لئے بھی نکال لو تو پہلی دفعہ میں نے قادر کے منہ سے سنا کہ ہاں اب میں فارغ ہوں بس صرف ایک کام رہ گیا ہے وہ کسی سے دعوت کا وعدہ کیا ہوا ہے یہ وعدہ پورا کرلوں تو پھر فارغ ہو جاؤں گا۔ مجھے اس کے اس طرح بات کرنے پر حیرت بھی ہوئی اور واقعی چند دنوں کے بعد ہی ہر کام سے فارغ ہو کر وہ ہمیشہ کے لئے آرام کی نیند سو گیا۔ آخری دو دن تو دفتر سے آنے کے بعد اس نے تقریباً سارا وقت ہمارے ساتھ گزارا۔ یہ بھی اللہ کا احسان ہے کیونکہ وہ تو جانتا تھا کہ اب بس یہی دو دن اس کے ہمارے ساتھ باقی رہ گئے ہیں۔ 11- اپریل کو میں سیالکوٹ حضرت مسیح موعود کا کمرہ جہاں آپ 4 سال تک رہائش پذیر رہے دیکھ کر آئی تھی۔ واپسی پر مجھے اتنی اداسی تھی کہ میں دو دن قادر کو یہی کہتی رہی کہ مجھے لگتا ہے کہ میں اپنا دل وہیں چھوڑ آئی ہوں۔ 14- اپریل کی صبح ناشتے پر بھی میں اسے وہاں کی باتیں بتاتی رہی۔ پھر وہ ناشتہ کر کے تیار ہو کے چلا گیا اور میں اسی اداسی کی وجہ سے میز پر بیٹھ کر روتی رہی اور وہاں سے اٹھ کر آئی تو وہ اپنی کوئی چیز ڈھونڈ رہا تھا اور پھر وہ ہمیشہ کے لئے اس گھر کو خدا حافظ کہہ گیا۔ اس کا وہی چہرہ میری نظر میں ٹھہر گیا ہے۔ شاید میری اداسی مجھے پہلے سے خبر دے رہی تھی کہ کچھ ہونے والا ہے۔

میرا دوست

وہ میرا بہترین دوست تھا' میری خوشیوں کو ترجیح دینے والا اور میرے لئے غیرت رکھنے والا' وہ میرے دل کی ڈھارس تھا' اس کے بغیر میں کتنی اداس ہوں کوئی نہیں جان سکتا سوائے خدا کی ذات کے۔ اپنے بچوں سے بے حد پیار کرنے والا باپ تھا۔ بچوں میں اس کی جان تھی۔ بچے اس کو اس قدر یاد کر رہے ہیں کہ میں بیان نہیں کر سکتی۔ مجھے اپنے دکھ سے زیادہ بچوں کی اداسی تکلیف دیتی ہے کیونکہ میں نے خود چھوٹی عمر سے یتیمی کا دکھ دیکھا ہوا ہے اور میں جانتی ہوں کہ یہ دکھ بعض دفعہ کس قدر بے قرار کر دیتا ہے۔ Twins میں سے ایک بیٹا سارا وقت قادر کی تصویر ساتھ لے کر پھرتا ہے۔ کرشن چند دن ہوئے مجھ سے پوچھ رہا تھا کہ ماما قیامت کب آئے گی۔ میں نے کہا بچے اس کا علم تو صرف اللہ میاں کو ہے۔ کیوں تم کیوں پوچھ رہے ہو تو روتے ہوئے کہنے لگا ماما دعا کرو قیامت جلدی آجائے میرا بابا سے ملنے کو بہت دل کرتا ہے لیکن میں جانتی ہوں کہ اس عارضی سہارے کے جدا ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ خود ہمارا سہارا بنے گا جو اصل اور دائمی سہارا ہے اور اسی کی ہمیں ضرورت ہے۔

وہ اپنے استاد کے لئے بہترین شاگرد تھا۔ اس کی وفات پر اس کے ایک غیراز جماعت استاد بشارت صاحب نے جو اس کے ہاؤس ماسٹر بھی رہ چکے ہیں اور اب ایبٹ آباد پبلک سکول کے وائس پرنسپل ہیں۔ ماموں کو تعزیت کے خط میں لکھا۔ چند جملے لکھتی ہوں۔

"غلام قادر ساتویں میں میرے پاس آیا اور مجھے اس کی تربیت پر فخر ہے کہ وہ اپنی قابلیت سے کالج کا Senior Prefect بنا اور پھر بورڈ میں صوبہ بھر میں اول آیا" پھر لکھتے ہیں۔

"مجھے غلام قادر کتنا عزیز تھا وہ خود بتا سکتا اور جانتا تھا یا میں اور میرا دل جانتا ہے۔ مجھے کتنا دکھ اور رنج ہے یہ میرا ہی دل جانتا ہے۔ اس کے انمٹ نقوش میرے دل میں بڑے گہرے ہیں..... غلام قادر تو ان معدودے چند میں سے ہے جن پر میری جان بھی قربان ہے"۔

انمول خراج تحسین

اور سب سے بڑا خراج تحسین تو اسے خلیفۂ وقت نے دیا جس کا کوئی مول نہیں۔ اس قدر محبت سے اس کے لئے آنسو بہائے۔ اتنے پیار سے اس کا ذکر کیا اور سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کا اپنے مسیح موعود پر کیا ہوا الہام "غلام قادر آگئے گھر نور اور برکت سے بھر گیا" اس پر چسپاں کیا۔ وہ یہ سب سن لیتا تو خوشی سے جھوم اٹھتا۔

میری اپنے رب کے حضور التجا ہے کہ اے اللہ ہمیں اپنے شکر گزار بندوں میں سے بنانا۔ تو نے ہم جیسے کمزوروں کو اپنی راہ کے لئے چنا۔ تو بلند شان والا ہے اور ہم انتہائی گنہگار' ہمیں ثبات قدم عطا فرما۔ تو خود ہم سب کا محافظ ہو جانا۔ حضرت صاحب نے فون بند کرتے ہوئے آخر میں ان الفاظ میں مجھے دعا دی تھی کہ

"میری نچھو بیٹی کا خدا حافظ ہو" یا اللہ تو اپنے پیارے خلیفہ کی یہ دعا میرے حق میں اپنے فضل سے قبول فرما لے تو میری زندگی بن جائے کیونکہ اے خدا جس کا تو نگہبان ہو جائے اسے پھر کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ اے خدا قادر کے آنگن کے یہ چار پھول جن کی ساری ذمہ داری اب مجھ پر آن پڑی ہے اس ذمہ داری کو پورا کرنے میں میری راہنمائی فرمانا۔ ان سب کو اس سے بڑھ کر خادم دین بنانا اور اسی کی طرح بہادر بھی۔ آمین

مرے مولیٰ کٹھن ہے راستہ اس زندگانی کا
مرے ہر ہر قدم پر خود رہ آسان پیدا کر
تری نصرت سے ساری مشکلیں آسان ہو جائیں
ہزاروں رحمتیں ہوں فضل کے سامان پیدا کر
جو تیرے عاشق صادق ہوں فخر آل احمد ہوں
الٰہی نسل سے میری تو وہ انسان پیدا کر

(درّعدن)

محمد افضل نعیم صاحب

اللہ تعالیٰ کی صفت القہار

حضرت مسیح موعود کی پُر حکمت تحریرات

قہار کے معنے

"صفت قہاری کے یہ معنے ہیں کہ دوسروں کو اپنے ماتحت میں کر لینا اور ان پر قابض اور متصرف ہو جانا سو غیر مخلوق اور روحوں کو خدا اپنے ماتحت نہیں کر سکتا کیونکہ جو چیزیں اپنی ذات میں قدیم اور غیر مصنوع ہیں وہ بالضرورت اپنی ذات میں واجب الوجود ہیں اس لئے کہ اپنے تحقیق وجود میں دوسرے کسی علت کے محتاج نہیں اور اسی کا نام واجب ہے جس کو فارسی میں خدا یعنی خود آئندہ کہتے ہیں پس جب سب ارواح مثل ذات باری تعالیٰ کے خدا اور واجب الوجود ٹھہرے تو ان کا باری تعالیٰ کے ماتحت رہنا عندالعقل محال اور ممتنع ہوا کیونکہ ایک واجب الوجود دوسرے واجب الوجود کے ماتحت نہیں ہو سکتا۔ اس سے دور یا تسلسل لازم آتا ہے لیکن حال واقعہ جو مسلّم فریقین ہے یہ ہے کہ سب ارواح خدائے تعالیٰ کے ماتحت ہیں کوئی اس کے قبضۂ قدرت سے باہر نہیں پس اس سے ثابت ہوا کہ وہ سب حادث اور مخلوق ہیں کوئی ان میں سے خدا اور واجب الوجود نہیں اور یہی مطلب تھا۔"

(پرانی تحریریں- روحانی خزائن نمبر 2 ص 7-8)

دائمی رعب

"قرآن کریم نے حقیقت اسلامیہ کی تحصیل کے لئے بہت سے وسائل بیان فرمائے ہیں مگر درحقیقت ان سب کا مآل دو قسم پر ہی جا ٹھہرتا ہے اول یہ کہ خدا تعالیٰ کی ہستی اور اسکی مالکیت تامّہ اور اس کی قدرت تامّہ اور اس کی حکومت تامّہ اور اس کے علم تام اور اس کے حساب تام اور نیز اس کے واحد لاشریک اور حیّ و قیوم اور حاضر ناظر ذوالاقتدار اور ازلی ابدی ہونے میں اور اس کی تمام قوتوں اور طاقتوں اور جمیع جلال اور کمال کے ساتھ یگانہ ہونے میں پورا پورا یقین آجائے یہاں تک کہ ہر ایک ذرہ اپنے وجود اور اس تمام عالم کے وجود کا اس کے تصرف اور حکم میں دکھائی دے اور وھو القاھر فوق عبادہ کی تصویر سامنے نظر آجاوے اور نقش راسخ بیدہ ملکوت السمٰوٰت والارض کا جلی قلم کے ساتھ دل میں لکھا جائے یہاں تک کہ اس کی عظمت اور ہیبت اور کبریائی تمام نفسانی جذبات کو اپنی قہری شعاعوں سے مضمحل اور خیرہ کر کے ان کی جگہ لے لے اور ایک دائمی رعب اپنا دل پر جما دیوے اور اپنے قہری حملہ سے نفسانی سلطنت کے تخت کو خاک مذلت میں پھینک دیوے اور ٹکڑے ٹکڑے کر دیوے اور اپنے خوفناک کرشموں سے غفلت کی دیواروں کو گرادے اور تکبر کے میناروں کو توڑ دے اور ظلمت بشری کی حکومتیں وجود انسانی کی دارالسلطنت سے بکلّی اٹھا دیوے اور جو جذبات نفس امارہ کی طبیعت انسانی پر حکومت کرتے تھے اور باعزت سمجھے گئے تھے ان کو ذلیل اور خوار اور ہیچ اور بے مقدار کر کے دکھلا دیوے"

(آئینہ کمالات اسلام- روحانی خزائن نمبر 5 ص 180-181)

صفات کا تقاضا

قرآن شریف میں کسی بے جا اور ظالمانہ غضب کی طرف خدا تعالیٰ کو منسوب نہیں کیا گیا۔ بلکہ مطلب صرف اس قدر ہے کہ بوجہ نہایت پاکیزگی اور تقدس کے خدا تعالیٰ میں ہمرنگ غضب ایک صفت ہے۔ اور وہ صفت تقاضا کرتی ہے کہ نافرمان کو جو سرکشی سے باز نہیں آتا۔ اس کی سزا دی جائے۔ اور ایک دوسری صفت ہمرنگ محبت ہے اور وہ تقاضا کرتی ہے کہ فرمانبردار کو اس کی اطاعت کی جزا دی جائے۔ پس سمجھانے کے لئے پہلی صفت کا نام غضب اور دوسری صفت کا نام محبت رکھا گیا ہے۔ لیکن نہ وہ غضب انسانی غضب کی طرح ہے۔ اور نہ وہ محبت انسانی محبت کی طرح جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے۔

لیس کمثلہ شئی

یعنی خدا کی ذات اور صفات کی مانند کوئی چیز نہیں۔

(چشمہ معرفت- روحانی خزائن نمبر 23 ص 46-47)

دو صفات

جیسا کہ قرآن شریف نے نافرمانوں کے حق

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شعرائے اردو ادب

طلعت بشریٰ صاحبہ

الطاف حسین حالی

1835ء میں پانی پت میں خواجہ ایزد بخش انصاری کے ہاں پیدا ہوئے بڑے ہو کر شمس العلماء خواجہ حالی کے نام سے مشہور ہوئے آپ کے مورث اعلیٰ خواجہ عبداللہ انصاری تھے- انہی کی اولاد میں ایک بزرگ ملک علی تھے- جو بادشاہ غیاث الدین بلبن کے عہد میں ہرات سے ہندوستان آئے پانی پت کا محلّہ انصاریاں انہیں کی نسل سے آباد تھا- نو برس کی عمر میں مولانا حالی کے باپ کا سایہ سر سے اٹھ گیا- ماں پہلے ہی وفات پا چکی تھیں- آپ کی پرورش آپ کے بڑے بھائی امداد حسین نے نہایت شفقت سے کی- آپ نے قرآن مجید حفظ کیا پھر فارسی کی ابتدائی کتابیں پڑھیں اس کے بعد عربی صرف و نحو پڑھی- سترہ برس کی عمر میں حالی کی شادی ان کی مرضی کے خلاف کر دی گئی- چنانچہ آپ کسی کو بتائے بغیر دہلی چلے گئے تقریباً ڈیڑھ برس تک آپ نے عربی' صرف و نحو اور منطق کی کتابیں پڑھیں-

مرزا غالب کی جوہر شناسی

یہاں مرزا غالب کی صحبت بھی میسر آئی- حالی نے چند غزلیں غالب کو دکھائیں جن کو دیکھ کر غالب نے کہا" اگرچہ میں کسی کو فکر شعر کی صلاح نہیں دیا کرتا لیکن تمہاری نسبت میرا خیال ہے کہ اگر تم شعر نہ کہو گے تو تم اپنی طبیعت پر ظلم کرو گے" سترہ برس کے لڑکے کے بارے میں غالب کی رائے کتنی درست اور حقیقت پر بنی نکلی- 1855ء میں عزیزوں کے اصرار پر واپس پانی پت چلے گئے یہاں کچھ دیر کے بعد ضلع حصار کے ڈپٹی کمشنر کے دفتر میں ملازمت مل گئی ابھی نوکری شروع ہوئے ایک برس بھی نہ گذرا تھا کہ 1857ء کا ہنگامہ ہو گیا- اب واپس پانی پت آ گئے اور چار برس گھر میں مقیم رہے- اس دوران پڑھنے لکھنے کا شغل جاری رکھا- پھر غالب کے شاگرد نواب مصطفیٰ خان شیفتہ رئیس جہانگیر آباد کے بچوں کے اتالیق مقرر ہوئے- شیفتہ کی صحبت سے آپ نے بہت استفادہ کیا- ان کے کلام میں سادگی' صفائی واقعیت اور اصلیت کا رنگ شیفتہ کا مرہون منت ہے- حالی خود کہتے ہیں-

حالی سخن میں شیفتہ سے مستفید ہوں
غالب کا معتقد ہوں مقلد ہوں میر کا

سات برس آپ نواب صاحب کے ساتھ مقیم رہے- شیفتہ کے انتقال کے بعد آپ پھر تلاش روزگار میں لاہور آ گئے وہاں آپ کو پنجاب بک ڈپو میں ملازمت مل گئی- یہاں انگریزی سے اردو میں ترجمہ ہونے والی تصانیف کی اصلاح زبان پر مامور ہوئے جس سے انہیں انگریزی طرز تحریر کو سمجھنے کا موقع ملا- پھر محکمہ تعلیم کے ڈائریکٹر کرنل ہالرائیڈ کی فرمائش پر انہوں نے مولانا محمد حسین آزاد کے ساتھ مل کر 1874ء میں ایک نئی طرز کے مشاعروں کی بنیاد رکھی- جس میں مصرعہ طرح کی بجائے نظم کہنے کے لئے عنوان تجویز کیا جاتا- حالی نے بھی چار نظمیں لکھیں-

سرسید سے ملاقات

4 سال لاہور میں قیام کے بعد آپ ایک بار پھر دلی چلے گئے وہاں اینگلو عربک کالج میں معلم ہو گئے وہاں آپ کی ملاقات سرسید سے ہوئی- سرسید کی خواہش پر آپ نے 1889ء میں مسدس مدوجزر اسلام لکھی جو آپ کی شہرت کا باعث بنی اور مسدس حالی کہلوائی- بعد ازاں آپ اینگلو عربک کالج کی مدرسی چھوڑ کر تصنیف و تالیف میں مشغول ہو گئے بہت سی نظم و نثر کی کتابیں لکھیں- آپ کی علمی و ادبی خدمات کی قدر کرتے ہوئے 1904ء میں آپ کو شمس العلماء کا خطاب ملا- 31- دسمبر 1914ء میں آپ کی وفات ہوئی-

سیدنا محمود ایدہ اللہ تعالیٰ کا مولانا الطاف حسین حالی کو خط اور ان کا جواب

حضرت سیدنا محمود ایدہ اللہ تعالیٰ نے جب شعر کہنے شروع کئے تو آپ نے مولانا الطاف حسین حالی صاحب کو خط لکھا- کہ میں شاعری میں آپ کا شاگرد بننا چاہتا ہوں- اگر آپ منظور فرمائیں- تو آپ کو اپنا کلام اصلاح کے لئے بھیج دیا کروں- کچھ دنوں کے بعد مولوی صاحب کا جواب آیا- کہ میاں صاحبزادے! اپنی قیمتی عمر کو اس فضول مشغلے میں ضائع نہ کرو یہ عمر تحصیل علم کی ہے- پس دل لگا کر علم حاصل کرو- جب بڑے ہو گے اور تحصیل علم کر چکو گے- اور فراغت بھی میسر ہو گی- اس وقت شاعری بھی کر لینا-

(ماخوذ تاریخ احمدیت جلد 5 ص 158 از مولانا دوست محمد شاہد)

حالی کی شاعری

حالی نے اپنی شاعری کا آغاز انہی روایتی مضامین سے کیا جو اس دور کا خاصہ تھے یعنی حسن و عشق' ہجر و وصال کے قصے' محبوب کی سنگدلی اور عاشق کی کسمپرسی وغیرہ لیکن غالب و شیفتہ کی صحبت کے اثر نے حالی کی شاعری کو عامیانہ اور رکیک خیالات سے پاک رکھا- ابتداء میں حسن و عشق کے رموز ایسی صفائی لطافت اور سادگی کے ساتھ سموئے ہیں کہ پڑھنے والا خود بخود پر کیف فضا محسوس کرنے لگتا ہے-

ہے جستجو کہ خوب سے ہے خوب تر کہاں
اب ٹھہرتی ہے دیکھئے جا کر نظر کہاں

یا رب اس اختلاط کا انجام ہو بخیر
تھا اسکو ہم سے ربط مگر اسقدر کہاں

دھوم تھی اپنی پارسائی کی
کی بھی اور کس سے آشنائی کی

حالی کو جدید اردو شاعری کا بانی کہا جاتا ہے کیونکہ حالی نے اردو شاعری کو کچھ ایسے خیالات و مضامین سے مالا مال کیا جو اس سے قبل اردو شاعری میں موجود نہ تھے حالی کی جدید نوع کی شاعری کا آغاز انجمن پنجاب کے قیام سے ہوا جب نئی طرز کے مشاعروں کی بنیاد رکھی گئی- حالی کی جدید شاعری کی آب و تاب سرسید سے ملاقات کے بعد نمودار ہوئی- انہیں مسلمانوں کی کسمپرسی اور بدحالی کے احساس نے بڑی شدت سے گھیر رکھا تھا- جس کے نتیجہ میں انہوں نے اپنی مشہور مسدس "مدوجزر اسلام" لکھی- یہ نظم ملت اسلامیہ کے عروج و زوال کی تاریخ ہی نہیں بلکہ ملی بے حسی کا نوحہ بھی ہے جسے حالی نے سادہ و دلنشیں انداز میں لکھا-

گھٹا سر پہ ادبار کی چھا رہی ہے
فلاکت سماں اپنا دکھلا رہی ہے

نحوست پس و پیش منڈلا رہی ہے
یہ چاروں طرف سے ندا آ رہی ہے

کہ کل کون تھے آج کیا ہو گئے تم
ابھی جاگتے تھے ابھی سو گئے تم

مسدس حالی کے دیباچہ میں لکھتے ہیں "البتہ شاعری کی بدولت چند روز جھوٹا عاشق بننا پڑا ایک خیالی معشوق کی چاہ میں برسوں دشت جنوں کی وہ خاک اڑائی کہ قیس و فرہاد کو گرد کر دیا...... جب رشک کا تلاطم ہوا تو ساری خدائی کو رقیب سمجھا- بادہ نوشی پر آئے تو خم کے خم لنڈھا دیئے اور پھر بھی سیر نہ ہوئے- کفر سے مانوس اپنے ایماں سے بیزار رہے...... بیس برس کی عمر سے چالیس برس کی عمر تک تیلی کے بیل کی طرح اسی ایک چکر میں پھرتے رہے اور اپنے نزدیک سارا جہاں طے کر چکے جب آنکھیں کھلیں تو معلوم ہوا کہ جہاں سے چلے تھے وہیں ہیں اب تک-

حالی نے تو یہاں تک کہہ دیا-

گنہ گار واں چھوٹ جائیں گے سارے
جہنم کو بھر دیں گے شاعر ہمارے

سخن پر ہمیں اپنے رونا پڑے گا
یہ دفتر کسی دن ڈبونا پڑے گا

حالی اور تنقید

حالی نے اردو تنقید کی پہلی کتاب مقدمہ شعر و شاعری لکھی- اس کتاب کی اہمیت آج بھی مسلم ہے حالی نے غزل کے نقاد کی حیثیت سے اسے نئی منزلوں سے آشنا کیا اور غزل میں وسعت مضامین پیدا کی- حالی نے اصلیت و واقعیت پر زور دیا- ان کی غزلوں میں انواع و اقسام کے مضامین ملتے ہیں

تذکرہ دہلی مرحوم کا اے دوست نہ چھیڑ
نہ سنا جائے گا ہم سے یہ فسانہ ہرگز

چپہ چپہ پہ ہیں یاں گوہر یکتا تہ خاک
دفن ہو گا نہ کہیں اتنا خزانہ ہرگز

ان کی شاعری میں سماجی و معاشرتی مسائل کے بارے میں اصلاحی نکتہ نظر پر مشتمل مضامین بھی ملتے ہیں- ہندوستان میں سب سے پہلے عورت کی مظلومیت اور انصاف کے لئے جو آواز بلند ہوئی وہ حالی کی ہی تھی- چپ کی داد' بیوہ کی مناجات جیسی نظمیں اس کی عکاسی کرتی ہیں-

نیکی کی تم تصویر ہو
عفت کی تم تدبیر ہو

ہو دین کی تم پاسباں
ایماں سلامت تم سے ہے

حالی کی شاعری میں مقصدیت اور اصلاح کا رنگ غالب ہے

فرشتے سے بہتر ہے انسان بننا
مگر اس میں لگتی ہے محنت زیادہ

کھیتوں کو دے لو پانی اب بہہ رہی ہے گنگا
کچھ کر لو نوجوانو اٹھتی جوانیاں ہیں

حالی نے اپنی کتاب "مقدمہ شعر و شاعری" میں جن اصولوں پر زور دیا خود بھی ان پر عمل کیا اور غزل کو ایک نئی منزل سے آشنا کیا-

مال ہے نایاب پر گاہک ہیں اکثر بے خبر
شہر میں کھولی ہے حالی نے دکان سب سے الگ

حالی کی شاعری صرف موضوعات کے اعتبار سے ہی نہیں بلکہ اس میں اظہار کی سادگی' تشبیہات اور استعاروں میں حقیقت و اصلیت کا عنصر نمایاں ہے پھر وہ تکلف و تصنع سے کام نہیں لیتے بلکہ بڑے فطری انداز میں اس کا استعمال کرتے ہیں- ان کے کلام میں سلاست و روانی بڑے اعلیٰ درجے کی موجود ہے-

گو جوانی میں تھی کج رائی بہت
پر جوانی ہم کو یاد آئی بہت

تھا آفت جاں اس کا انداز کماں داری
ہم بچ کے کہاں جاتے گر تیر خطا ہوتا

جو دل پہ گذرتی ہے کیا تجھ کو خبر ناصح
کچھ ہم سے سنا ہوتا پھر تو نے کہا ہوتا

جی ڈھونڈتا ہے بزم طرب میں انہیں مگر
وہ آئیں انجمن میں تو وہ انجمن کہاں

دریا کو اپنی موج کی طغیانیوں سے کام
کشتی کسی کی پار ہو یا درمیاں رہے

دنیائے دنی کو نقش فانی سمجھو
رو داد جہاں کو اک کہانی سمجھو

پر جب کرو آغاز کوئی کام بڑا
ہر سانس کو عمر جاودانی سمجھو

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سائنسی ترقیات

دماغ کی رسولی کا آپریشن

طب اور سرجری میں جس قدر تیزی سے ترقی ہوئی ہے اس کا احاطہ کرنا بھی مشکل ہے۔ خاص طور پر سرجری کو تو اب اتنا آسان بنا دیا گیا ہے کہ اس کا خوف اب وہ نہیں رہا جو پہلے کبھی ہوتا تھا۔ اس سے پہلے سرجری کے آپریشن کی مصیبت یہ تھی کہ آپریشن تو کامیاب ہو جاتا تھا اور جو مقصد سرجن حاصل کرنا چاہتا تھا وہ اسے مل جاتا تھا لیکن بعد میں مریض کے لئے ایسی مشکلات اور پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی تھیں کہ وہ ایک عرصہ تک مریض بنا رہتا اور بڑی دیر کے بعد اپنی عام زندگی گزارنے کے قابل ہوتا تھا۔

یہ تو تھی عام آپریشنوں کی بات جس پر ڈاکٹر اپنے آپ کو حاوی سمجھتے تھے۔ لیکن دل اور دماغ' اعضائے رئیسہ کا آپریشن تو ایک رنگ میں موت کا پروانہ ہی سمجھا جاتا تھا۔ لیکن آہستہ آہستہ اس پر بھی قابو پا لیا گیا اور دل کے آپریشنوں میں بھی ایسی تبدیلیاں آنے لگیں کہ مریض اب کمال دل جمعی سے یہ آپریشن کروانے لگے اور صحت یاب ہونے لگے۔

لیکن دماغ کا مسئلہ ابھی بھی بڑا ٹیڑھا سمجھا جاتا تھا۔ اکثر دماغ میں رسولی ہو جاتی ہے جس سے بے شمار قسم کی مشکلات اور تکلیفیں پیدا ہو جاتی ہیں اور دماغ کا آپریشن کچھ ہی عرصہ پہلے تک ایک جان لیوا عمل سمجھا جاتا تھا۔ جس وجہ سے بہت سارے لوگ اس کے لئے تیار نہ ہوتے تھے۔ لیکن اب یہ خبر آئی ہے کہ اب دماغ کے آپریشن میں ایسی تکنیک استعمال کی جایا کرے گی جس سے آپ کے سر کی جلد اور بالوں تک کو کوئی گزند نہ پہنچے اور دماغ میں موجود رسولی وغیرہ کا بھی خاتمہ ہو جائے۔ کیسی خوش کن بات ہے کہ اتنا بڑا اور اہم آپریشن بھی ہو اور ایک قطرہ خون کا بھی نہ گرے اور آپ آپریشن کی میز سے اٹھ کر خود ہی چلے جائیں۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس میجر آپریشن کے لئے آپ کو بے ہوش کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہوتی۔ ورنہ اس سے پہلے یہ بھی ایک اہم مرحلہ ہوتا تھا کہ بے ہوشی کا عمل صحیح اور مناسب طور پر کیا جائے ورنہ بعض دفعہ آپریشن سے پہلے ہی اس سے نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہوتا تھا۔

اس طریقہ علاج سے دماغ کی رسولی کا علاج کیا جاتا ہے۔ جو بغیر کسی قسم کی تکلیف اور کم وقت میں کیا جاتا ہے۔ اس طریقہ علاج کا نام "گاما نائف" یا ریڈیو سرجری رکھا گیا ہے۔ اگرچہ یہ طریقہ علاج فی الحال صرف دماغ کی رسولی کا علاج کرنے کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے لیکن ماہرین کا کہنا ہے کہ جلد ہی اس طریقہ علاج کے ذریعے پارکنسن کی بیماری کا بھی علاج کیا جا سکے گا۔ اس مرض میں مریض کا اپنے اعضاء پر کنٹرول نہیں رہتا۔ اور مسلسل رعشے کی سی کیفیت رہتی ہے۔ آپ نے اخبارات میں اکثر پڑھا ہو گا کہ مشہور باکسر محمد علی کلے بھی اس بیماری کا شکار ہے۔

اگر آپ کو اس آپریشن تھیٹر میں کبھی جانے کا اتفاق ہو تو آپ حیران ہوں گے کہ اس میں صرف ایک بڑی سی سٹیل کی مشین ہے۔ اس کمرے میں نہ کہیں خون کے نشانات یا دھبے ملیں گے اور نہ ہی بے ہوش کرنے والی دواؤں کی بو۔

یہ طریقہ علاج انگلستان کے کروم ویل ہسپتال میں شروع کیا گیا ہے اس آپریشن تھیٹر میں ہر سال 450 مریضوں کا علاج کیا جا سکے گا۔ اور ان کے دماغ کی رسولی کو خواہ وہ کتنی ہی گہری کیوں نہ ہو خشک کر دیا جائے گا۔ یہ آپریشن صرف دو گھنٹے کے دوران پایہ تکمیل کو پہنچ جایا کرے گا۔ اور اس میں مریض کو بے ہوش کرنے کی بھی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ اس علاج کے بعد مریض فوری طور پر گھر جا سکتا ہے اور دوسرے دن وہ اپنے کام پر جانے کے لئے فٹ ہوتا ہے۔ اس ریڈیو سرجری میں استعمال کی جانے والی شعائیں اس قدر کمزور ہوتی ہیں کہ یہ بالوں' کھوپڑی یا دماغ کے ٹشوز جن میں سے یہ گزر کر جاتی ہیں کو کوئی نقصان نہیں پہنچاتیں صرف رسولی پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ اور اس کے خلیوں کی بڑھنے کی صلاحیت کو ختم کر دیتی ہیں۔ کچھ وقفے کے بعد جو مہینوں اور سالوں پر بھی مشتمل ہو سکتا ہے۔ یہ رسولی سکڑ جاتی ہے۔ اور جسم میں جذب ہو جاتی ہے۔

اس طریقہ علاج کا خیال اگرچہ 1968ء میں ہی سٹاک ہوم کے ایک پروفیسر لارس لیک سیل نے پیش کیا تھا لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت ذرا قبل از وقت تھا۔ پھر حالیہ سالوں میں اسکیننگ کے آلات میں اتنی ترقی ہوئی کہ تین سمتوں سے بہت اچھی تصاویر ملنے لگیں اس سے پھر اس کی طرف دوبارہ توجہ مبذول ہو گئی اور دونوں طریقہ ہائے علاج کے مل جانے کی وجہ سے یہ دماغ کی رسولی کے علاج کا انقلابی طریقہ معلوم ہوا اور آزمایا گیا اور درست پایا گیا اور اب اس سے بہت سارے مریض فائدہ حاصل کر سکیں گے۔

(ماخوذ۔ جنگ میگزین 25۔ اپریل 1999ء)

بقیہ صفحہ 4

میں غضب کا لفظ فرمایا ہے۔ ایسا ہی فرمانبرداروں کے حق میں محبت کا لفظ فرمایا ہے اور ذکر کیا ہے کہ یہ دونوں صفتیں خدا میں موجود ہیں۔ لیکن نہ اس کی محبت انسان کی محبت کی طرح ہے۔ اور نہ اس کا غضب انسان کے غضب کی طرح ہے۔ بلکہ اس کی یہ دو پاک صفتیں ہر ایک نقص سے مبرا ہیں۔ جب وہ ایک اچھے عمل کرنے والے پر اپنا انعام و اکرام وارد کرتا ہے تو کہا جاتا ہے کہ اس نے اس سے محبت کی۔ اور جب وہ ایک برا عمل کرنے والے کو سزا دیتا ہے تو کہا جاتا ہے کہ اس نے اس پر غضب کیا۔

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن نمبر 23 ص 49)

قدوسیت کا تقاضا

قرآن شریف کی رو سے خدا کے غضب کے یہ معنی نہیں ہیں کہ وہ انسان کی طرح اپنی حالت میں ایک مکروہ تغیر پیدا کر کے خشمناک ہو جاتا ہے۔ کیونکہ انسان تو غضب کے وقت میں ایک رنج میں پڑ جاتا ہے۔ اور اپنی حالت میں ایک دکھ محسوس کرتا ہے۔ اور اس کا سرور جاتا رہتا ہے۔ مگر خدا ہمیشہ سرور میں ہے۔ اس کی ذات پر کوئی رنج نہیں ہوتا بلکہ اس کے غضب کے یہ معنی ہیں کہ وہ چونکہ پاک اور قدوس ہے اس لئے نہیں چاہتا کہ لوگ اس کے بندے ہو کر ناپاکی کی راہیں اختیار کریں۔ اور تقاضا فرماتا ہے کہ ناپاکی کو درمیان سے اٹھا دیا جاوے۔ پس جو شخص ناپاکی پر اصرار کرتا ہے آخر کار وہ خدائے قدوس اپنے فیض کو جو مدار حیات اور راحت اور آرام ہے۔ اس سے منقطع کر لیتا ہے۔ اور یہی حالت اس نافرمان کے لئے موجب عذاب ہو جاتی ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ جیسے ایک باغ ہے۔ جو ایک نہر کے پانی سے سرسبز اور شاداب ہوتا تھا۔ اور جب باغ والوں نے نہر کے مالک کی اطاعت چھوڑ دی تو مالک نہر نے اس باغ کو اپنے نہر کے پانی سے محروم کر دیا۔ اور بند لگا دیا تب باغ خشک ہو گیا۔

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن 23 ص 63)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 5

یاران تیز گام نے محمل کو جا لیا
ہم محو نالہ جرس کارواں رہے

ان اشعار میں تغزل بھی ہے اور مجلسی اور تمدنی زندگی کا شعور بھی پایا جاتا ہے شروع شروع میں لوگوں نے ان کی شاعری کے خلاف بڑی شدت سے آواز بلند کی لیکن آخر سب حالی کی دکھائی ہوئی راہ پر گامزن ہو گئے۔

حالی نے ایک سچے ادیب کی طرح مذہبی اور قومی قدروں سے اپنے ادب میں جان پیدا کر دی اور ایک ایسی روایت قائم کی جس کی تقلید آنے والے شعراء نے کی۔

بہار اب یہاں پر جو آئی ہوئی ہے
یہ سب پود اسی کی لگائی ہوئی ہے

حالی نے اپنے بارے میں خود کہا

ہر بول نوا دل سے ٹکرا کے گزرتا ہے
کچھ رنگ بیاں حالی ہے سب سے جدا تیرا

اور ان کی اس بات میں کچھ شک بھی نہیں کہ ان کا انداز سب سے جدا تھا۔

انہوں نے اردو شاعری کا تصور بدل دیا ۔

ہم جس پہ مر رہے ہیں وہ ہے بات ہی کچھ اور
عالم میں تجھ سے لاکھ سہی تو مگر کہاں

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سالانہ علمی ریلی واقفین نو

مرید کے ضلع شیخوپورہ

○ مورخہ 13۔ جون بروز اتوار واقفین نو مرید کے ضلع شیخوپورہ کی سالانہ علمی ریلی بیت الذکر مرید کے میں منعقد ہوئی۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم ضیاء اللہ ظفر صاحب مربی سلسلہ مرید کے نے افتتاحی خطاب فرمایا بعد ازاں تلاوت قرآن کریم۔ نظم۔ حفظ قرآن تقریر۔ اور بیت بازی کے مقابلہ جات منعقد ہوئے۔

اختتامی اجلاس کی صدارت مکرم سید طاہر محمود صاحب ماجد مربی سلسلہ وکالت وقف نو نے کی تلاوت اور نظم کے بعد نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے واقفین نو میں مرکزی نمائندہ نے انعامات تقسیم کئے اور واقفین نو اور والدین کو نصائح سے نوازا۔ اس علمی ریلی میں 20 واقفین نو 22 والدین اور 15 دیگر بچوں نے شرکت کی۔ سالانہ علمی ریلی کو کامیاب بنانے میں قائد صاحب مجلس اور مکرم شبیر احمد لودھی صاحب اور ریاض احمد صاحب سیکرٹری وقف نو مقامی اور مکرم منیر احمد کریم صاحب مربی سلسلہ کوٹ عبدالمالک نے بھرپور کردار ادا کیا

(وکالت وقف نو)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

واقفین نو کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ کی سرگرمیاں

○ مئی 99ء میں کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ میں ہفتہ تعلیم القرآن منایا گیا باقاعدہ سات دن کلاس لگائی گئی جو خدا کے فضل سے مستقل جاری ہو چکی ہے اس ہفت روزہ کلاس میں قرآن کریم صحیح تلفظ کے ساتھ سکھانے کی کلاس ہوتی رہی مورخہ 30۔ مئی کو یوم خلافت منعقد ہوا جس میں 18 واقفین نو نے شرکت کی تلاوت عزیزم باسل احمد نے کی اور نظم کے بعد مختلف عنوانات پر واقفین نو نے تقاریر اور مضامین پڑھے۔ مکرمہ منزہ کوثر صاحبہ نگران ٹیچر نے خلافت احمدیہ کا مختصر تعارف سمجھایا۔

مورخہ 31۔ مئی کو نگران ٹیچرز وقف نو کوٹ عبدالمالک کے زیر اہتمام جلسہ سیرت النبی منعقد ہوا جس کی صدارت مکرم منیر احمد کریم صاحب مربی سلسلہ نے کی تلاوت اور نظم کے بعد واقفین نو نے سیرت النبی کے مختلف موضوعات پر روشنی ڈالی۔

مورخہ 25۔ اپریل 99ء کو واقفین نو کوٹ عبدالمالک شرقپور خورد' اٹاری نے شیزان فیکٹری لاہور کا وزٹ کیا ان کے ہمراہ والدین' ٹیچرز واقفین نو' سیکرٹری وقف نو اور مربی صاحب مقامی نے شرکت کی اس وفد کے ارکان کی تعداد 71 تھی۔

(وکالت وقف نو)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

نکاح

○ عزیزہ سلمیٰ مدنی صاحبہ بنت مکرم بشیر احمد شاہد صاحب دارالصدر غربی ربوہ کا نکاح ہمراہ عزیز مکرم نوید اقبال صاحب ہاشمی (آف جرمنی) ابن مکرم محمد شریف صاحب ہاشمی مرحوم ربوہ بعوض مبلغ ایک لاکھ روپیہ حق مہر پر مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب مربی سلسلہ نے بتاریخ 2۔ جولائی 1999ء "بیت المہدی" گولبازار ربوہ میں پڑھا۔

عزیز نوید اقبال صاحب ہاشمی حضرت سید قاضی حبیب اللہ صاحب (آف شاہدرہ لاہور) رفیق حضرت اقدس کے نواسہ ہیں۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین اور سلسلہ کے لئے مبارک کرے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ولادت

○ خدا تعالیٰ نے اپنا فضل فرماتے ہوئے مکرم طارق محمود منہاس طارق الیکٹریکل سروس دارالنصر غربی۔ ربوہ کو ایک بیٹی کے بعد دوسرے بیٹے سے مورخہ 30۔ جون 1999ء کو نوازا ہے جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت "تاشف محمود" نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم میاں بشیر احمد صاحب مرحوم آف کوئٹہ کا پوتا اور مکرم امیر علی بھٹی صاحب مرحوم درویش قادیان کا نواسہ ہے۔

احباب سے بچے کے نیک خادم دین ہونے اور درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

○ مکرم عنایت اللہ صابر صاحب دارالرحمت شرقی الف ربوہ کی اہلیہ محمودہ صاحبہ جرمنی میں بیمار ہیں۔ اور مسلسل گیارہ روز سے ہسپتال میں بے ہوش ہیں۔ علاج معالجہ کے باوجود کوئی افاقہ نہیں ہو رہا احباب جماعت سے ان کی جلد مکمل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم بشیر احمد زاہد محلہ دارالصدر شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

ریٹائرڈ کرنل مکرم غلام مصطفیٰ صاحب چغتائی کی دونوں ٹانگیں ایکسیڈنٹ میں فریکچر ہو گئی ہیں۔ احباب جماعت سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے عزیز موصوف کی دونوں ٹانگوں کو درست فرما دے۔ اور زندگی بھر کسی کا محتاج نہ کرے۔ آمین

○ مکرمہ صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد احمد صاحب نظام مرحوم (جو کہ مکرم عباس احمد نظام

فرج ہاؤس گولبازار ربوہ کی والدہ محترمہ ہیں) بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ آج کل طبیعت زیادہ خراب ہے۔ احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

محترم صوبیدار (ر) نذر حسین صاحب فیکٹری ایریا ربوہ ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہیں اور صاحب فراش ہیں۔ موصوف کی صحت کاملہ و درازی عمر کیلئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم شمس احمد شہزاد دارالبرکات ربوہ لکھتے ہیں۔

میرے والد چوہدری عزیز احمد صاحب ولد محمد اسماعیل صاحب مورخہ 99-6-27 کو بروز اتوار عرصہ دو سال کی طویل علالت کے بعد فضل عمر ہسپتال میں صبح ساڑھے آٹھ بجے وفات پا گئے آپ کی عمر 60 سال تھی مرحوم ایک مخلص اور نڈر احمدی تھے آپ طویل عرصہ جماعت احمدیہ کھیوڑہ کے صدر جماعت بھی رہے۔

آپ اپنے آفس P.M.D.C سالٹ مائن کھیوڑہ میں اکیلے احمدی تھے اور ہمیشہ ایک نڈر احمدی کا نمونہ پیش کیا۔ اور انتہائی مخالفت کے باوجود ہمیشہ ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا۔ آپ پچھلے سال اپنے محکمے سے ریٹائرڈ ہوئے تھے اور ایک سال سے ربوہ میں مقیم تھے۔ اپنے آخری ایام میں بھی ہمیں نیکی اور تقویٰ کی نصیحت کرتے رہے۔

آپ چوہدری فضل احمد صاحب مرحوم واقف زندگی مینجر فارمز سندھ تحریک جدید و صدر انجمن احمدیہ کے سب سے بڑے داماد تھے۔

ہم دو بہنیں اور تین بھائی ہیں اور آپ نے ہمیشہ ہمیں اتفاق سے رہنے اور نیکی اور تقویٰ سے زندگی گزارنے کا درس دیا۔ آپ کا سایہ ہم پر ایک شفیق باپ کا تھا آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ہمیں صبر کی توفیق دے۔

○ مکرم میاں محمد افضل زاہد آف چک سکندر نمبر 30 تحصیل کھاریاں ضلع گجرات تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ زینب بی بی صاحبہ اور خاکسار کے چچا و خسر محترم میاں عبداللطیف صاحب (سابق سیکرٹری جماعت احمدیہ چک سکندر نمبر 30 ضلع گجرات) حالیہ گذشتہ رمضان المبارک میں ایک ہفتے کے وقفے سے آگے پیچھے وفات پا گئے۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومین سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرماتے ہوئے اپنے خاص قرب میں اعلیٰ علیین کا مقام عطا فرمائے۔ آمین۔ نیز ہم سب سوگواران کو اپنی رضا کی راہوں پر چلائے رکھے آمین۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

بھارت کنٹرول لائن کی بحالی کا پابند ہے

امریکی محکمہ دفاع نے کہا ہے کہ جنوبی ایشیا میں ایک اور جنگ نہیں ہوگی۔ بہت جلد بحران ختم ہو جائے گا۔ بھارت کنٹرول لائن کی بحالی کا پابند ہے۔ امریکی دفتر خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ وزیر اعظم نواز شریف کے حالیہ دورہ امریکہ کے باوجود کشمیر کی صورت حال میں کوئی خاص تبدیلی رونما نہیں ہوئی۔ کارگل میں لائن آف کنٹرول پر اب بھی جنگ جاری ہے۔

چین اور امریکہ ایک ہو گئے

ایک انگریزی اخبار کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ پاکستان کو چین اور امریکہ سے ایک جیسے پیغامات ملے ہیں۔ پاکستان کے پاس کارگل کی حکمت عملی پر نظر ثانی کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔ بیجنگ کے "دوستانہ" مشورے سے مشکل فیصلے کرنے میں مدد ملی ہے۔ پانچ ہفتوں میں چین کی سول اور فوجی قیادت نے تین بار مسئلہ کے فوجی حل سے گریز کرنے کا مشورہ دیا۔

ایک شخصیت کو جانا ہو گا

ایک اعلیٰ امریکی افسر کا بیان ایک امریکی اخبار نے شائع کیا ہے کہ پاکستان میں دو بڑی شخصیات میں سے ایک کو جانا ہو گا۔

نواز کلنٹن معاہدہ مشکوک ہو گیا

وزیر اعظم نواز شریف نے کارگل سے مجاہدین کی واپسی کے بارے میں امریکہ کو جو یقین دہانیاں کرائی ہیں ان کے مطابق ابھی تک کوئی عمل نہیں ہوا۔ امریکی حکام کا کہنا ہے کہ نواز کلنٹن معاہدہ پر عمل درآمد مشکوک ہو گیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ہم کارگل سے مجاہدین کی واپسی کے شدت سے منتظر ہیں۔ پاکستان اس ضمن میں اپنا اثر و رسوخ استعمال کرے۔

بھارتی خفیہ اداروں پر تنقید

مجاہدین کے حملوں کی پیشگی اطلاع نہ دینے پر بھارتی خفیہ اداروں پر سخت تنقید شروع ہو گئی ہے۔ تمام ریاستوں کے وزرائے اعلیٰ نے اس بارے میں راجیہ سبھا کا اجلاس بلانے کی حمایت کر دی ہے۔ اور اس بارے میں سستی کو تشویشناک قرار دیا ہے۔

سیاچن خالی نہیں کرائیں گے

امریکہ نے کہا ہے کہ کارگل کے بدلے میں بھارت سے سیاچن خالی نہیں کرائیں گے۔ نواز کلنٹن ملاقات میں صرف کارگل پر بات ہوئی۔ امریکہ نے کہا ہے کہ ہم پاکستان کے اس موقف کو بھی تسلیم کرتے ہیں کہ دراندازوں پر اسکا کوئی کنٹرول نہیں۔

امریکیوں پر پابندی لگا دی گئی

مجاہدین نے مقبوضہ کشمیر میں امریکیوں کے داخلے پر پابندی لگا دی ہے۔ پابندی کا اطلاق تمام امریکی باشندوں پر ہو گا خواہ سیاح ہوں یا سفارت کار۔ حرکت المجاہدین نے کہا ہے کہ ہماری منزل سری نگر نہیں دلی ہے۔

قیام امن کی حقیقی پیش رفت

برطانوی ترجمان نے کہا ہے کہ اعلان واشنگٹن برصغیر میں قیام امن کے لئے حقیقی پیش رفت ہے۔ نواز شریف اور ٹونی بلیئر کی ملاقات میں کشمیر کی تازہ ترین صورت حال پر غور ہوا۔

بی بی سی کا تاثر

برطانوی نشریاتی ادارے بی بی سی نے کہا ہے کہ عام تاثر یہ ہے کہ لوگ نواز شریف کی پالیسی سے نالاں نہیں اسلام آباد کے سرکاری حلقوں کا تاثر یہ ہے کہ کچھ اخبارات اور چند ایک مذہبی جماعتوں کو چھوڑ کر لوگ عمومی طور پر واشنگٹن میں نواز شریف کے معاہدے کے خلاف نہیں۔

پاکستان ساتواں بڑا ملک

پاکستان آبادی کے لحاظ سے دنیا کا ساتواں بڑا ملک بن گیا ہے۔ جبکہ ایشیا میں اس کا چوتھا نمبر ہے۔

بنگلہ دیش میں ہڑتال

بنگلہ دیش میں اپوزیشن کی کال پر ہڑتال کے دوران درجنوں افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔ کاروبار زندگی مفلوج ہو کر رہ گیا۔ سب سے زیادہ دارالحکومت ڈھاکہ متاثر ہوا۔

برطانیہ اور لیبیا کے تعلقات بحال

برطانیہ اور لیبیا کے درمیان 15- سال کے تعطل کے بعد سفارتی تعلقات دوبارہ بحال ہو گئے۔ لیبیا نے برطانوی پولیس اہلکار کی ہلاکت کی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے اس کے اہل خانہ کو معاوضہ ادا کرنے کے لئے آمادگی ظاہر کر دی ہے۔

ہیلری کی الیکشن مہم

صدر کلنٹن کی اہلیہ ہیلری سینٹ کا الیکشن لڑ رہی ہیں اس ضمن میں انہوں نے نیویارک کا دورہ کیا۔ مخالفین نے الزام عائد کیا ہے کہ وہ الیکشن مہم میں سرکاری ذرائع کا ناجائز استعمال کر رہی ہیں۔

انڈونیشیا میں 34 قیدی فرار

انڈونیشیا کی آچے جیل میں سے 34 قیدی فرار ہو گئے انہوں نے جیل توڑ دی اور آگ لگا کر 90 فیصد جیل تباہ کر دی۔ پہلے بھی چار مرتبہ جیل توڑی گئی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 9 جولائی- گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 32 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 43 درجے سنٹی گریڈ

10-جولائی- غروب آفتاب- 7-19

11-جولائی- طلوع فجر- 3-29

11-جولائی- طلوع آفتاب 5-09

سفارتی کامیابی حاصل کی ہے

وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف امریکہ کے دورے کے بعد وطن واپس پہنچ گئے ہیں۔ انہوں نے واپسی پر چیف آف آرمی سٹاف جنرل پرویز مشرف سے ہنگامی ملاقات کی۔ وزیر اعظم نے کہا کہ کارگل معاہدہ سفارتی کامیابی ہے۔ کشمیر پر کوئی سودے بازی نہیں کی۔ پاکستان اپنے موقف سے پیچھے نہیں ہٹے گا۔ اس معاملے میں پاکستان کا انحراف کسی صورت ممکن ہی نہیں۔ وزیر اعظم نے یہ باتیں اسلام آباد میں اعلیٰ سطحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہیں جس میں چیف آف آرمی سٹاف کے علاوہ اہم وزراء نے بھی شرکت کی۔ دفاعی کمیٹی اور وفاقی کابینہ کا اجلاس طلب کر لیا گیا ہے۔

سخت حفاظتی انتظامات

وزیر اعظم لندن سے واپس لاہور آئے تو ائرپورٹ پر سخت حفاظتی انتظامات دیکھنے میں آئے صحافیوں کو بھی وزیر اعظم سے ملنے نہ دیا گیا۔ ائرپورٹ پر کرفیو کا سماں تھا۔

دانش مندانہ حکمت عملی کا دعویٰ

وزیر اعظم نواز شریف نے وطن واپسی پر کہا ہے کہ ہماری دانشمندانہ حکمت عملی سے علاقہ بڑی کشیدگی سے بچ گیا ہے۔ جنوبی ایشیا میں پائیدار قیام امن کے لئے کوشاں ہیں۔ وزیر اعظم نے صدر کلنٹن کے ساتھ معاہدے کے نتیجے میں پیدا ہونے والے شکوک کا ازالہ کیا۔

نواز شریف کا قوم سے خطاب

وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف ہفتہ کے روز ریڈیو اور ٹی وی پر قوم سے خطاب کریں گے۔ اور اپنے دورہ امریکہ کے سلسلہ میں قوم کو تفاصیل سے آگاہ کریں گے۔

ملک بھر میں مظاہرے شروع

اعلان واشنگٹن کے خلاف ملک بھر میں احتجاجی مظاہرے شروع ہو گئے ہیں۔ میرپور اور رحیم یار خان میں مظاہرین نے جہاد کشمیر کے حق میں اور اعلان واشنگٹن کے خلاف نعرے لگائے۔ ڈونگی میں نواز شریف اور صدر کلنٹن کے پتلے نذر آتش کر دیئے گئے۔

اپوزیشن کی کال

کشمیر پر سودے بازی کے الزام میں اپوزیشن نے اعلان واشنگٹن کے خلاف ملک گیر احتجاج کی کال دے دی ہے۔ پیپلز پارٹی نے اسلام آباد تک لانگ مارچ کا اعلان کیا ہے۔ پیپلز پارٹی نے پنجاب میں مظاہروں کا پروگرام ترتیب دے دیا ہے۔

جوبر اور ٹائیگر ہلز کے آس پاس شدید جنگ

بھارتی فوج کے ترجمان نے بتایا ہے کہ پاکستان نے اعلان واشنگٹن کا وعدہ پورا نہیں کیا۔ مجاہدین کی کارگل سے واپسی کے آثار نظر نہیں آ رہے۔ ادھر اطلاعات ملی ہیں کہ مجاہدین کے حملوں میں مزید شدت آگئی ہے۔ مجاہدین نے سری نگر سے لیہ جانے والی شاہراہ عام ٹریفک کے لئے کھول دی ہے۔ جوبر اور ٹائیگر ہلز کے آس پاس شدید جنگ ہو رہی ہے۔ بھارتی فضائیہ نے بھی حملے کئے پاکستان کی چوکیوں پر قبضہ کی کوشش ناکام بنادی گئی۔ متعدد بھارتی فوجیوں کی ہلاکت کا دعویٰ کیا گیا ہے کارگل اور رتور تک میں مجاہدین نے بھارت کا بٹالین ہیڈ کوارٹر اڑا دیا۔ 59 فوجی ہلاک ہو گئے۔

اگر بینظیر ایسا کرتیں

پیپلز پارٹی کے لیڈر اور سابق وزیر داخلہ نصیر اللہ بابر نے کہا ہے اگر بینظیر بھٹو اعلان واشنگٹن کرتیں تو فوجی بغاوت ہو جاتی۔ پنجابی وزیر اعظم کے خلاف کوئی نہیں بولتا لیکن اب پنجاب کے عوام اپنے میر جعفر کو نکالنے کے لئے سڑکوں پر آئیں گے۔ سوائے چند مٹھی بھر دانشوروں کے پوری قوم مجاہدین کے ساتھ ہے۔

مولانا اعظم طارق کو رہا کر دیا گیا

سپاہ صحابہ کے ارکان کے وزیر اعلیٰ میاں شہباز شریف اور شریف برادران کے والد میاں محمد شریف سے مذاکرات کے بعد چار سال سے قتل، دہشت گردی اور دیگر سنگین الزام میں قید مولانا اعظم طارق کو بالآخر رہا کر دیا گیا۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے انکی رہائی کے احکامات جاری کئے۔

متحدہ جہاد کونسل کا اعلان

مقبوضہ کشمیر میں کارروائیاں کرنے والی 14- مجاہد تنظیموں نے کارگل میں جنگ جاری رکھنے کا اعلان کیا ہے۔ متحدہ جہاد کونسل کے چیئرمین سید صلاح الدین نے کہا کہ واشنگٹن معاہدہ شرمناک سازش ہے۔ ہم کشمیر کے چپے چپے کو کارگل کا محاذ بنا دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان ہمیں ہدایات نہیں دے سکتا۔

ایک نہیں کئی کارگل جنم لیں گے

آزاد کشمیر کے وزیر اعظم بیرسٹر سلطان نے کہا کہ اگر مسئلہ کشمیر حل نہ ہوا تو ایک نہیں کئی کارگل جنم لیں گے۔ واشنگٹن اعلامیہ کے مطابق بھارت کو سیاچن خالی کرنا ہوگا اگر وہ اپنی فوجیں سیاچن سے نہیں نکالتا تو کوئی اور مطالبہ کرنے میں بھی حق بجانب نہیں ہے۔

سردار قیوم کی اپیل

مسلم کانفرنس کے سربراہ سردار عبدالقیوم نے کہا ہے کہ مجاہدین حکومت کی اپیل مان لیں اور کارگل خالی کر دیں جذبات کی بجائے عقل سے کام لیں۔ اس وقت پاک بھارت فوجیں آمنے سامنے ہیں عالمی رائے عامہ کا پریشر ہمارے خلاف بہت زیادہ ہے۔ نواز شریف نے امریکہ سے جو وعدہ کیا ہے اس کا احترام کیا جانا چاہئے۔ نواز شریف کے دورہ امریکہ سے جنگ ٹل گئی۔ مگر خطرہ اب بھی موجود ہے۔

لغاری کی طرف سے تحریک کی کال

سابق صدر فاروق احمد خان لغاری نے بھی عوام کو حکومت کے خلاف تحریک چلانے کی کال دے دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بہتر ہے کہ حکومت استعفیٰ دے دے۔ واشنگٹن میں کشمیریوں کا خون فروخت کر کے حکمران غداری کے مرتکب ہوئے ہیں۔ فوج اور حکومت میں دراڑیں پیدا ہونے کا تاثر دیا گیا ہے۔

منصورہ کا محاصرہ

وزیر اعظم کی وطن واپسی پر پولیس اور رینجرز نے منصورہ کا محاصرہ کر لیا خطرہ تھا کہ جماعت اسلامی احتجاجی مظاہرہ کرے گی۔ یہ محاصرہ رات تین بجے سے اگلے دن 1 بجے تک جاری رہا۔ جماعت اسلامی کے رہنماؤں نے اس پر سخت احتجاج کیا ہے۔

مسلم لیگ اے این پی کا اتحاد

ایک اخبار نے خیال ظاہر کیا ہے کہ وزیر اعظم اتوار کو ولی خان سے ملیں گے اور اس ملاقات کے بعد اے این پی اور مسلم لیگ کے اتحاد کا اعلان کر دیا جائے گا۔ اخبار نے یہ بھی قیاس آرائی کی ہے کہ سردار مہتاب وزیر اعلیٰ سرحد اس معاہدے پر مستعفی ہو جائیں گے اور فتح محمد خان نئے وزیر اعلیٰ ہونگے۔

کراچی میں دہشت گرد

کراچی میں 12- دہشت گرد پولیس کا گھیرا توڑ کر فرار ہو گئے۔ تاہم پولیس نے ان میں سے 4- کو دوبارہ گرفتار کر لیا۔ ملزمان لیاقت آباد سپرمارکیٹ میں بڑی واردات کا منصوبہ بنا رہے تھے کہ پولیس کی بھاری نفری نے انہیں گھیرے میں لے لیا۔

کرکٹ میں جوا

کرکٹ میں جوئے کے بارے میں عدالتی کمیشن کے روبرو بیان دیتے ہوئے ایک گواہ نے یہ حیرت انگیز انکشاف کیا کہ کرکٹ میں جوئے میں کرکٹ بورڈ کے سربراہ ماجد خان سمیت بورڈ کے تمام ارکان شامل ہیں۔ گواہ نے وسیم اکرم کے والد پر بھی جوئے میں شامل ہونے کا الزام لگایا۔

کرایہ کیلئے مکان خالی ہے
32/19 دارالرحمت وسطی ربوہ
رابطہ فون دفتر 212067 گھر-212513

میٹرک سپلیمنٹری ٹیوشن
انگریزی - ریاضی - مکمل تیاری
پروفیسر سجاد- علوم شرقی ربوہ فون 212694

ہائی بلڈ پریشر
خون کی رگوں کی تنگی اور دباؤ کی زیادتی کا مؤثر ترین علاج

GHP-348/GP	20 ML قطرے	30/-
GHP-55/GM	20 ML قطرے	30/-
GHP-48/P.H.T	20 گرام گولیاں	30/-

مکمل آرام کیلئے مسلسل استعمال ضروری ہے تقریباً دو ماہ کا علاج-/450
تشخیص علاج ادویات
ہومیوپیتھک ادویات و علاج کیلئے با اعتماد نام
عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور
گول بازار ربوہ پوسٹ کوڈ 35460 فون 212399
خصوصی رعایت کیساتھ

دانتوں کا معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
3:30 تا 7:30 شام
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز
بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد
فون-647434

معیاری ہومیوپیتھک ادویات
☆ ولمار شوابے جرمن کی سیل بند ادویات کی وسیع رینج اور ☆ مسعود ہومیو فارمیسی لاہور کی معیاری پوٹنسیاں 'مدر ٹنکچرز' بایوکیمک ادویات 'ٹکیاں اور گلوبیولز رعایتی نرخوں پر دستیاب ہیں
☆ 117 ادویات کا دیدہ زیب بریف کیس نیز ہومیو کتب کی خریداری کا مرکز
کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل ربوہ پاکستان
☎ 771
213156